بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ فتح مکہ کے حوالہ سے سیرت آنحضرت ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ
موجودہ حالات کے پیش نظر دعائیں کرنے اور راشن اکٹھا کرنے کی یاددہانی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/جولائی2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ گذشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا کہ کعبے کی کنجی عثمان بن طلحہ کے پاس تھی۔ جب فتح مکّہ ہوئی تو اُس وقت حضرت علیؓ نے سقایہ یعنی پانی پلانے کے اعزاز کے ساتھ کلید برداری کا اعزاز بھی حاصل کرنے کی درخواست کی یعنی کہ چابی اُن کو دے دی جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے کعبے سے نکلتے ہوئے عثمان بن طلحہ کو بلایا اور اُس کو چابی واپس کرتے ہوئے فرمایا: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْبِرِّ وَوَفَاءٍ کہ آج نیکی اور ایفائے عہد کا دن ہے۔ اُس وقت عثمان بن طلحہ مسلمان ہو چکے تھے۔ رسول اللہؐ نے کیوں یہ کہا اِس کی تفصیل اِس طرح ہے کہ آپؐ نے ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ عثمان بن طلحہ سے کعبے کی چابی مانگی تھی تو اُس نے جواب میں آپؐ کو برا بھلا کہا اور نہایت غلیظ زبان استعمال کی تھی۔ آپؐ نے اُس وقت نہایت تحمل سے کام لیا اور فرمایا کہ اَے عثمان! یاد رکھو کہ یہ چابی کسی نہ کسی دن میرے ہاتھ میں آئے گی اور مَیں اِسے اپنی مرضی سے جسے چاہوں گا، دوں گا۔ عثمان نے تو اُس وقت یوں جواب دیا تھا کہ اگر ایسا وقت آیا تو وہ قریش کی ہلاکت اور ذلّت کا وقت ہو گا۔ اِس پر آپؐ نے فرمایا کہ ایسا نہیں بلکہ اِس وقت تو قریش کی آبادی اور عزت و تکریم ہو گی۔ یہ ساری زیادتیاں جو اُس وقت آپؐ سے کی گئی تھیں آپؐ کو یاد تھیں لیکن باوجود اِس کے آپؐ نے اِن لوگوں پر رحمت اور شفقت فرمائی۔ آپؐ نے اُسے کہا کہ یہ چابی ہمیشہ کے لیے لے لو۔ تم سے صرف ظالم ہی اسے چھینے گا۔ اب یہ تمہارے خاندان میں رہے گی۔ چنانچہ آج تک خانہ کعبہ کی چابی اِسی خاندان میں نسل در نسل چلی آ رہی ہے۔

روایت ہے کہ فتح مکّہ کے دوسرے روز بنو خزاعہ نے بنو بدیل کے ایک مشرک آدمی کو قتل کر دیا، تو رسول اللہؐ ظہر کے بعد خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور

فرمایا: اَے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مکّے کو اُس روز سے حرم بنایا ہے، جس روز اُس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی اور جس روز اُس نے سورج اور چاند کو بنایا اور یہ دو پہاڑ صفا اور مروہ نصب کیے۔ اِسے لوگوں نے حرم نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ یہ قیامت کے دن تک حرم ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اِس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اِس میں خونریزی کرے اور نہ اِس کا درخت کاٹے۔ یہ نہ مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا۔ میرے لیے گھڑی بھر کے لیے حلال ہوا تھا۔ پھر اس کی حرمت اُسی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل تھی۔ تم میں سے حاضر غائب تک پہنچا دے جو تمہیں کہے کہ رسول اللہؐ نے اس میں قتال کیا تھا تو اُسے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اِسے اپنے رسول کے لیے حلال کیا تھا اور اُس نے تمہارے لیے حلال نہیں کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ پر سب سے جرأت کرنے والا وہ شخص ہے جس نے حرم میں قتل کیا یا اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کیا یا زمانۂ جاہلیت کے خون کے بدلے کی وجہ سے قتل کیا۔ اے بنو خُزاعہ! قتل سے ہاتھ روک لو، تم نے ایک شخص کو قتل کیا ہے۔ مَیں اِس کی دیّت ادا کروں گا۔ جو میری ضمانت کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو اُس کے اہل کو دو اختیار ہوں گے کہ اگر وہ چاہیں تو دیّت لے لیں اور اگر چاہیں تو اُسے قتل کر دیں۔ پھر آپؐ نے اُس شخص کی دیّت ایک سو اونٹ دے دی، جسے بنو خُزاعہ نے قتل کیا تھا، اُن کی طرف سے آپؐ نے دیّت عطا فرمائی۔

اُنہی دنوں میں فُضالہ بن عُمَیر کا آپؐ کو قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بھی ظاہر ہوا۔ یہ کہتا ہے کہ جب رسول اللہؐ خانہ کعبہ کی طرف طواف کر رہے تھے تو مَیں بھی اُس بھیڑ میں خنجر سے وار کر کے آپؐ کو نعوذ باللہ! قتل کرنے کے ارادے سے آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جونہی آپؐ کے قریب ہوا تو آپؐ نے اُسے دیکھ کے فرمایا کہ تم فُضالہ ہو! اُس نے کہا کہ جی ہاں۔ فرمایا: دل میں کیا سوچ رہے ہو؟ اُس نے جھوٹ بولا اور کہنے لگا کہ مَیں اللہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ اِس پر آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ سے استغفار کرو، جو کہہ رہے ہو، وہ تم نہیں کر رہے۔ اور آپؐ قریب آئے اور اُس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ فُضالہؓ بیان کرتے ہیں کہ بخدا! آپؐ نے میرے سینے سے ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ محبوب مجھے محمد ﷺ ہی لگنے لگے۔ وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ آیا اور اُس کی کایا پلٹ گئی۔

اِنہی دنوں میں حضرت ابو بکرؓ کے والدِ ماجد کے قبولِ اسلام کے واقعے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

ایک ذکر حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر آپؐ کے کھانا تناول فرمانے کا ملتا ہے۔ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپؐ نے فتح مکّہ کے روز حضرت اُمّ ہانیؓ سے فرمایا کہ تمہارے پاس کھانا ہے، جسے ہم کھائیں؟ اُنہوں نے عرض کی کہ سوکھی ہوئی روٹی کے ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور مجھے حیا

آتی ہے کہ مَیں اُنہیں آپؐ کی خدمت میں پیش کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہیں ہی لے آؤ۔ آپؐ نے اُنہیں پانی میں بھگویا، وہ ساتھ نمک لے آئیں، آپؐ نے فرمایا! کیا شوربہ ہے کوئی؟ اُنہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ! میرے پاس سرکے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سرکہ لے آؤ۔ آپؐ نے اُسے کھانے پر اُنڈیلا اور اِس میں سے کھایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر فرمایا کہ سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے، اَے اُمّ ہانی! جس گھر میں سرکہ موجود ہو وہ غریب نہیں ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ شکر گزاری کی بھی انتہا ہے اور اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی دلجوئی بھی کردی۔ فاتح مکّہ کا یہ حال ہے، جبکہ سب کچھ ہر گھر سے میسر آسکتا تھا، لیکن آپؐ نے اُن چھوٹے سوکھے روٹی کے ٹکڑوں پر گزارہ کیا۔

آپؐ کے مکّہ پہنچنے اور وہاں ہر چیز اور خاص طور پر خانہ کعبہ کو محبّت سے دیکھنے سے انصار کے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ آپؐ کہیں یہیں نہ رہ جائیں۔ حضرت ابوہُریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب انصار کی یہ حالت تھی تو آنحضرتؐ پر اِس دوران میں وحی نازل ہوئی اور جب وحی ختم ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اَے گروہِ انصار! تم یہ سوچ رہے ہو کہ اِس شخص پر وطن کی محبّت غالب آگئی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ایسا ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہوا تو میرا نام کیا ہوگا؟ مَیں محمد ہوں، اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ مَیں نے اللہ کی خاطر تمہاری طرف ہجرت کی تھی، اب میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہی ہے۔ اِس پر وہ بے اختیار روتے ہوئے آپؐ کی طرف بڑھے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! ہم نے جو بھی کہا وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی شدید محبّت اور آپؐ سے جدائی کے ڈر کی وجہ سے کہا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یقیناً! اللہ اور اُس کا رسول تمہاری اِس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عُذر قبول کرتے ہیں۔

جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا، تو آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا، تو اُنہوں نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی۔ روایت ہے کہ آپؐ نے اُس دن تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ نے آج وہ کیا ہے، جو آپؐ نہیں کیا کرتے تھے، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عمر! مَیں نے دانستہ ایسا کیا ہے۔ علماء نے اِس سے استدلال کیا ہے کہ آپؐ نے ضرورت کے وقت ایسا کرنے کی سہولت کی خاطر یہ نمونہ دیا تھا۔

اِس دوران آپؐ نے عام بیعت بھی لی۔ آپؐ نے اُن سے ایمان باللہ اور اِس شہادت پر بیعت لی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ جب مردوں کی بیعت سے فارغ ہوئے، تو آپؐ نے عورتوں کی بیعت لی، اُن خواتین میں ابوسفیان کی بیوی ہند بھی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ مجرم جن کے قتل کا حکم صادر ہوا، اِن کے بارے میں لکھا ہے، تفصیل بیان

کرتا ہوں گو کہ اِس بارے میں لوگوں کے بھی بعض تحفظات ہیں اور واقعات بھی یہی بتاتے ہیں، کیونکہ جن وجوہات کی بنیاد پر قتل کے حکم کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، یہ صاف طور پر آنحضرتؐ کے عمل اور طبیعت کے خلاف ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اِس حوالے سے جو اپنی رائے لکھی ہے، وہ یہ ہے کہ صرف گیارہ مرد اور چار عورتیں ایسی تھیں کہ جن کی نسبت شدید ظالمانہ قتل اور فساد ثابت تھے۔ وہ گویا جنگی مجرم تھے اور اُن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ قتل کر دیے جائیں، کیونکہ وہ صرف کفر اور لڑائی کے مجرم نہیں تھے، بلکہ جنگی مجرم تھے۔ لیکن اُن میں سے اکثر کو مسلمانوں کی سفارش پر آپؐ نے چھوڑ دیا۔

اِس حوالے سے تفصیلات اور اُن کا ردّ پیش کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اِس میں شبہ نہیں کہ بعض سرداران قریش، جو مخالفینِ اسلام کے پیش رَو تھے، آنحضرتؐ کی تشریف آوری کی خبر سن کر مکّے سے بھاگ گئے۔ لیکن یہ صرف ابنِ اسحٰق کا قیاس ہے کہ وہ اِس وجہ سے بھاگ گئے تھے کہ اُن کے قتل کا حکم دیا گیا تھا۔ الغرض فتح مکّہ کے وقت صرف چند ایک افراد کے قتل ہونے کا فیصلہ ہوا اور وہ وہی تھے، جن کے بارے میں حکم وعدل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صرف اُنہی چند لوگوں کو سزا دی، جن کو سزا دینے کے لیے حضرتِ احدیّت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔ اور بجز اُن ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا۔ تو یہ ہے اِس کی حقیقت۔ اِس لیے یہ کہنا کہ اتنے آدمی قتل کیے گئے تھے، ہجو یہ تھے، توہینِ رسالت تھی، یہ سب غلط باتیں ہیں۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا دنیا کے حالات تو آپ لوگوں پر واضح ہیں دعائیں کرتے رہیں اس کے لئے پہلے بھی میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہتا رہتا ہوں کہ ہنگامی حالات کے لئے لوگوں کو کچھ مہینوں کا راشن گھروں میں رکھنا چاہئے جو رکھ سکتے ہیں۔ اب تو بعض حکومتوں نے بھی اپنے لوگوں کو کہا ہے کہ تین مہینے کا راشن رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بہر حال دنیا پر رحم کرے اور جنگ کے خطرناک خوفناک حالات سے بچائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے امۃ النصیر نگہت صاحبہ اہلیہ راجہ عبد المالک صاحب جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نواسی اور کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی بیٹی تھیں ان کا اور مکرم الحاج یعقوب احمد بن ابو بکر صاحب احمدیہ سابق ہیڈ ماسٹر سینئر سکول اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ گھانا کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔